خطبات امین صفدر

حوالہ جات کی تخریج اور وضاحتی حاشیوں کے ساتھ

مناظر اسلام وکیل احناف وحید العصر
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ

جلد اوّل

جمع و ترتیب

محمد ظفر اقبال

مکتبۃ الحبیب
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
ادارۃ طباعت

خطبات امین صفدر

حوالہ جات کی تخریج اور وضاحتی حاشیوں کے ساتھ

مناظر اسلام وکیل احناف وحید العصر
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی
رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد اوّل

جمع و ترتیب
محمد ظفر اقبال

مکتبۃ الحبیب
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

نام کتاب : خطباتِ امینؒ

صاحب خطبات : وکیل اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ

مرتب : محمد ظفر اقبال

طبع اول : اکتوبر ۲۰۰۲ء

تعداد : ۱۱۰۰

کمپوزنگ : مولانا محمد مامون الحق، جمشید روڈ نمبر۔۱

ناشر : مکتبۃ الحبیب، بنوری ٹاؤن، کراچی۔

قیمت :

طابع : ادارۂ طباعت، ناظم آباد نمبر ۲ کراچی۔ فون 6683335
موبائل: 0333-2136180

ملنے کا پتہ

مکتبۃ الحبیب

نزد جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔۵
e-mail: khutbat@hotmail.com

شمار	شیرازہ عنوان	صفحہ
۱	انتساب	۲۷
۲	تقریظ	۲۹
۳	خطباتِ امینؒ کیا ہے!	۳۰
۴	عکس خیال	۳۱
	☆ مولوی احسان الٰہی ظہیر کا چیلنج	۴۱
	☆ بہاولپور میں عیسائی مسئلہ	۴۳
	☆ ختم نبوت کا جرنیل	۴۳
	☆ نوٹ	۵۰
۵	امین صفدرؒ	۵۱
۶	امین صفدرؒ	۵۲
۷	صاحب خطباتؒ کے مختصر حالات	۵۳
	☆ تمہید	۵۳
	☆ پیدائش	۵۳
	☆ خاندانی حالات	۵۵
	☆ مولانا مرحومؒ کے تعلیمی مراحل	۵۸
	☆ مولانا محسود تھے	۶۳
	☆ اصلاحی تعلق	۶۵
	☆ حضرت لاہوریؒ کے بعد	۷۳
	☆ تعلیمی وتبلیغی خدمات	۷۳
	☆ وفات	۷۶
	☆ اخلاق وعادات	۷۷
	☆ تصنیفات	۸۱
	☆ پسماندگان	۸۱
۸	عظمت توحید و رسالت	۸۳
	☆ تمہید	۸۴

تمہید

برادران اہل سنت والجماعت! یہ جامعہ خیر المدارس کی صحیح بخاری شریف کے ختم کی تقریب ہے اور جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ مدرسہ "جامعہ" ہے جس میں تمام علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ علوم آلیہ بھی جیسے نحو' صرف' منطق وغیرہ اور علوم عالیہ بھی' جیسے قرآن پاک' احادیث اور فقہ۔ چونکہ یہ تقریب سعید صحیح بخاری شریف کے ختم سے متعلق ہے اور زیادہ توجہ طلباء کی طرف ہے' اس لئے طلباء سے ہی میں دو چار باتیں عرض کروں گا۔ خاص طور پر وہ طلباء جو اس سال فارغ ہو رہے ہیں۔

حدیث اور فقہ میں واضح فرق

آپ نے ابتداء سے لے کر آخر تک "کورس" مکمل کیا۔ اس میں صَرف بھی پڑھی' نحو بھی۔ قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر بھی پڑھی اور فقہ و حدیث بھی پڑھی۔ آپ کے ذہن میں یہ بات ہونی چاہئے کہ حدیث اور فقہ کی کتاب میں واضح فرق کیا ہے؟ آپ نے فقہ میں بھی یہی پڑھا کہ نبی اقدس ﷺ وضو میں کلی فرماتے تھے' ناک میں پانی ڈالتے تھے' چہرۂ انور دھوتے تھے' پاؤں مبارک دھوتے تھے اور حدیث کی کتابوں میں بھی یہی پڑھا۔ لیکن اس کے باوجود ان میں (فقہ اور حدیث میں) ایک بہت واضح فرق ہے۔ وہ فرق کیا ہے؟ کہ حضرت پاک ﷺ وضو میں کلی فرماتے تھے۔ اس کی سند آپ کو حدیث کی کتاب میں ملے گی' فقہ کی کتاب میں (سند) نہیں ملے گی۔ لیکن حضرت پاک ﷺ وضو میں کلی فرماتے تھے' اس کا حکم کیا ہے؟ کہ یہ کلی وضو میں فرض ہے یا سنت ہے' واجب ہے یا مستحب ہے؟ یہ بات آپ کو حدیث میں یا حدیث کی کتاب میں نہیں ملے گی۔ بلکہ یہ بات آپ کو فقہ کی کتاب میں ملے گی۔ تو حدیث کی ایک سند ہوتی ہے اور ایک متن ہوتا ہے۔

"سند" اور "احکام" میں ہم فقہاء کرام اور محدثین کے محتاج ہیں

یاد رکھیں! ان دونوں باتوں میں ہم حضور اکرم ﷺ کے بعد "امتیوں" کے

محتاج ہیں۔ یہ سند صحیح ہے یا ضعیف؟ اس کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ یا رسول اقدس ﷺ کا کوئی فیصلہ ہمارے پاس موجود نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ فلاں سند صحیح ہے یا فلاں ضعیف ہے۔ یا رسول اقدس ﷺ نے فرمایا ہو کہ فلاں "سند" صحیح ہے اور فلاں سند ضعیف ہے۔ (بلکہ) اس فیصلہ میں ہم سراپا امتیوں اور ائمہ مجتہدین کے محتاج ہیں۔

اسی طرح جتنے بھی احکام ہیں کہ کون سا حکم فرض ہے' کون سا واجب ہے' کونسا سنت ہے' کونسا مستحب ہے' کونسا مباح ہے اور کونسا مکروہ ہے کونسا حرام ہے؟ اس میں بھی ہم سراپا امتیوں کے محتاج ہیں۔ اور یہ کام فقہاء کرام اور ائمہ مجتہدین کا ہے۔

آپ نے فقہ بھی پڑھی' اس میں احکام آپ کو مکمل شکل میں نظر آئیں گے کہ نماز کی شرطیں اتنی ہیں' ارکان اتنے ہیں' واجبات اتنے ہیں' سنتیں اور مستحبات اتنے ہیں' مکروہات اتنے ہیں اور مفسدات اتنے ہیں۔ لیکن کتب حدیث میں یہ چیزیں آپ کو نظر نہیں آئیں گی۔ چونکہ یہ احکام وہاں مذکور نہیں ہوتے...... اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ...... اس بارے میں زیادہ ضروری بات کونسی ہے؟

اصل دین احکام کا نام ہے

مثلاً دیکھئے: آج آپ نے عشاء کی نماز ادا کی' اگر آپ سے کوئی کہے کہ "تکبیر تحریمہ" سے لے کر "سلام" تک جو کچھ آپ نے پڑھا' کیا ہر ایک بات کی سند آپ کو یاد ہے؟ تو میرے خیال میں شاید ہزار میں سے ایک کو بھی یہ باتیں یاد نہ ہوں' لیکن پھر بھی یہ بات آپ سوچ رہے ہیں کہ اس سے نماز میں ذرہ برابر بھی نقص واقع نہیں ہوا' سند یاد ہو یا نہ ہو (اور اسی طرح) سند کے بارے میں یہ پتہ ہو یا نہ ہو کہ آیا یہ سند صحیح ہے یا نہیں؟ لیکن اصل دین احکام کا نام ہے جو ہمیں فقہاء اور آئمہ مجتہدین سے ملتا ہے۔ اگر آپ کو یہ پتہ نہیں ہے کہ سورۃ فاتحہ کا حکم کیا ہے؟ یہ واجب ہے اور آپ نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو ترک واجب کی وجہ سے "سجدہ سہو" لازم

ہو جائے گا۔ تو سند کے چھوڑنے سے کوئی سجدۂ سہو لازم نہیں آئے گا۔ سند کے یاد نہ ہونے سے نماز کے کسی حکم پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ تو اس لئے ''اصل دین'' فقہاء کے پاس ہے۔ ''سند'' راستہ ہے اور ''متن'' منزل ہے۔

حدیث اور فقہ ایک دوسرے کے مخالف نہیں

ائمہ محدثینؒ راستے کے محافظ ہیں اور ائمہ مجتہدینؒ ''احکام'' کے محافظ ہیں۔ اس لئے پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ بعض لوگ جو یہ نظریہ پیش کیا کرتے ہیں کہ حدیث وفقہ میں مخالفت ہے (یہ غلط ہے) اس فن کے دو الگ الگ مقام ہیں۔ فقہاء کا کام ہے احکام بیان کرنا کہ یہ حکم فرض ہے، واجب ہے یا سنت ہے۔ اور محدثین کا کام ہے ''سند پر بحث کرنا''۔ اس لئے سند کی بحث کی ضرورت صرف محدثین کو ہے۔ لیکن نماز کے فرائض عوام کو بھی یاد ہونے چاہئیں، محدثین وفقہاء کو بھی۔ قاضی صاحبان وسلاطین اسلام کو بھی اور صوفیاء کرام کو بھی۔ تو اسی لئے مکمل دین کی جو شکل ہے وہ آپ کو فقہ کی کتابوں میں نظر آئے گی۔

فقہ اور حدیث میں ایک اور فرق

ایک اور واضح فرق یہ بھی ہے کہ ''محدثین'' ہر زمانے کی احادیث نقل کر دیتے ہیں۔ ابتدائی دور کی بھی، درمیانی دور کی بھی اور آخری دور کی بھی۔ اور فقہاء تحقیق کر کے وہی مسئلہ بیان کرتے ہیں جس پر امت نے عمل کرنا ہے۔

مثلاً آپ کو بعض ایسی احادیث بھی ملیں گی کہ حضور پاک ﷺ ''بیت المقدس'' کی طرف (منہ کر کے) نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اور بیت اللہ شریف کی طرف نماز ادا کرنے کی حدیث بھی ملے گی۔ لیکن فقہ میں آپ کو ایک ہی بات ملے گی کہ شرائط نماز میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اپنا منہ بیت اللہ شریف کی طرف کرنا ہے۔ اس لئے حدیث اور فقہ کی کتاب کو مثال سے سمجھایا کرتا ہوں۔

حدیث کی مثال ڈاکٹری کی کتاب ہے، جیسے ڈاکٹری کی کتاب کتنی ہی اونچی کیوں نہ ہو، ساری دنیا کے ڈاکٹر اس کی تعریف کرتے ہوں لیکن اس سے نسخہ لکھنے کا

حق صرف ڈاکٹر کو ہے، مریض کو نہیں۔ مریض اور ڈاکٹر دونوں اس کتاب کو کھولیں گے تو اس میں چالیس نسخے ''بخار'' کے ملیں گے۔ اب جو مریض پڑھے گا تو دیکھے گا کہ یہ ایک اچھا نسخہ ہے۔ آگے پڑھے گا تو دیکھے گا کہ یہ دوسرا بہت اچھا نسخہ ہے۔ اسی طرح اگلا پڑھے گا تو وہ اس سے بھی اچھا لگے گا۔ لیکن اگر مریض نے خود نسخہ لکھ لیا تو عین ممکن ہے کہ وہ غلط نسخہ لکھ کے اپنے بخار کو اتنا بگاڑ لے کر پھر کوالیفائیڈ ڈاکٹر بھی جواب دے دے گا کہ اب میرے بس کی بات نہیں۔ بخار کوئی اور تھا اور تو دوائی اور کھاتا رہا ہے۔ لیکن فقہ کی کتاب کی مثال بالکل ''نسخہ'' جیسی ہے کہ مثلاً آپ بیمار ہوئے اور ڈاکٹر صاحب یا طبیب کے پاس گئے اور اس نے آپ کی نبض دیکھی، آپ کا مزاج پہچانا، موسم کا حال دیکھا اور اس سب کچھ کرنے کے بعد پھر آپ کو ایک نسخہ لکھ دیا۔ اب آپ کو حکم یہی ہے کہ آپ بلا دھڑک اس نسخہ پر عمل کریں تو اسی لئے جس طرح عوام کے لئے ڈاکٹری کی کتاب نہیں بلکہ نسخہ ہے۔ اسی طرح عوام کے لئے بھی (حدیث کی کتاب نہیں بلکہ) فقہ کی کتاب ہے۔ ان کے مطابق عمل کرے۔

تو فقہ اور حدیث کی کتابوں میں یہ دو اتنے واضح فرق ہیں۔ ایک تو یہ کہ حدیث میں ''اسناد'' ہیں اور فقہ میں ''احکام'' ہیں۔ اور اصل مقصود دین میں احکام ہی ہیں۔ اسناد تو ان کی حفاظت کے لئے ذریعہ، واسطہ اور راستہ ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ''فقہاء'' کے سپرد کیا ہے۔

لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔[1] (التوبہ:۱۲۲)

اور دوسرا یہ کہ حدیث کی کتاب میں تو ہر زمانے کی احادیث ہوتی ہیں۔ ان میں متعارض احادیث بھی ہوتی ہیں اور یہ تو بالکل واضح ہے کہ تمام ''متعارض احادیث'' پر کوئی جماعت بھی عمل نہیں کر رہی۔ ''احادیث راجحہ'' پر عمل کرتے ہیں۔

---

(۱)۔۔۔ تفقہ فی الدین حاصل کریں اور تاکہ خبر پہنچائیں اپنی قوم کو جب کہ لوٹ آئیں ان کی طرف تاکہ وہ بچتے رہیں۔ (محمد ظفر عفی عنہ)

ائمہ مجتہدینؒ "شارح" ہیں نہ کہ "شارع"

اب ایک یہ ہے کہ ہم جیسا ان پڑھ تلاش کرے کہ راجح حدیث کون سی ہے اور ایک یہ کہے کہ خیر القرون کے امامؒ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیں بتادیں کہ ان متعارض احادیث میں یہ احادیث راجح ہیں (ان پر عمل کرو) اس لئے ائمہ مجتہدین کو ہم "شارع" یعنی "ع" کے ساتھ نہیں سمجھتے بلکہ "شارح" یعنی "ح" کے ساتھ سمجھتے ہیں۔ وہ "واسطہ بالبیان" اور "واسطہ فی التفہیم" ہیں۔ وہ دین بناتے نہیں بلکہ دین کی باتیں ہمیں بتاتے اور سمجھاتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مقام تمام فقہاء مجتہدین سے اونچا ہے

تو سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پہلے ہوئے (گزرے) ہیں۔ چیچہ وطنی سے مولوی عبدالباقی صاحب نے "نورانی قاعدہ" دوبارہ شائع کیا ہے تو ہر صفحہ پر کوئی نہ کوئی فقرہ لکھ دیا ہے اور شروع میں امام صاحبؒ کے اساتذہ اور ان کے تلامذہ کا نقشہ دے دیا ہے۔ میں جب وہاں گیا تو مولوی صاحب نے مجھے ایک بچہ دکھایا (اور بتایا کہ) یہ بچہ قاعدہ پڑھتا ہے اور اس کے "نانا ابو" غیر مقلد ہیں۔ تو یہ پڑھنے کے لئے آنے سے پہلے ناشتہ کررہا تھا اور "نانا ابو" کہیں باتیں کررہے تھے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام سب سے اونچا ہے وہ بچہ ناشتہ چھوڑ کر اٹھا اور کہا کہ نانا ابو آپ نے قاعدہ نہیں دیکھا؟ آپ "قاعدہ" بھی نہیں پڑھے ہوئے؟ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ہیں امام مالکؒ کے شاگرد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ امام شافعیؒ کے شاگرد امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور امام احمد بن حنبلؒ کے شاگرد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد امام قاضی ابو یوسفؒ ہیں اور قاضی ابو یوسفؒ کے حدیث میں شاگرد امام احمد بن حنبلؒ ہیں اور امام احمد بن حنبلؒ کے شاگرد امام بخاریؒ ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمدؒ کے شاگرد امام یحییٰ بن معینؒ ہیں۔ یہ امام یحییٰ بن معینؒ کون بزرگ ہیں؟ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنے

ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں[1]۔ اب آپ دس لاکھ احادیث کا لفظ سن کر حیران ہورہے ہوں گے کہ یہاں تو کسی کو اگر ایک حدیث ہی آجائے تو وہ "غیر مقلد" ہوجاتا ہے تو یہ یحییٰ بن معینؒ جنہوں نے دس لاکھ احادیث اپنے ہاتھوں سے لکھی ہیں پتہ نہیں وہ غیر مقلد تھے یا نہیں؟

امام یحییٰ بن معینؒ مقلد ابوحنیفہؒ تھے

حافظ ذہبیؒ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں:

ان ابن معین کان من الحنفیة الغلاة فی مذهبه و ان کان محدثاً.

(الرواة الثقات المتكلم فيهم بمالا يوجب ردهم ...ص۷)

ترجمہ: "ابن معینؒ حنفیہ میں سے غالی قسم کے حنفی ہیں اگرچہ محدث ہیں"۔

اور: **کان یفتی بقول ابی حنیفة.** (مسند احمد ...ج۲ص۲۹۶)

کہ یہ دس لاکھ احادیث اپنے ہاتھ سے لکھنے والے امام یحییٰ بن معینؒ بھی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مقلد تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ احادیث کی "اسانید" تو ان کو یاد تھیں لیکن "احکام" میں یہ محتاج تھے سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے۔

روایت حدیث کے دو طریقے

اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ حدیث پاک میں ایک "سند" ہوتی ہے اور ایک "متن" ہے اور متن بھی احکام۔ اس لئے حدیث کے روایت کرنے کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ حدیث سے وہ احکام بیان کئے جائیں جن کی عوام کو ضرورت ہے۔ اس کے بارے میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ کا ان کے بعد آج تک دنیا میں کوئی شریک پیدا نہیں ہوا (یاد رکھیں!)

---

(۱)...... حافظ ذہبی رحمہ اللہ، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں:

کتبت بیدی الف الف حدیث (تذکرہ ......ج۱ص۱۷) (محمد ظفر عفی عنہ)

امام ابوحنیفہؒ نے بارہ لاکھ نوے ہزار احکام استنباط فرمائے

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ لاکھ نوے ہزار احکام استنباط کر کے امت کے سپرد کئے ہیں۔ (سبحان اللہ) کفایہ (شرح ہدایہ) میں لکھا ہے کہ یہ (احکام) امت کے سامنے رکھے ہیں، قانون کے اتنے مسائل امت کو دیئے ہیں۔ (نعرہ......)

اسی لئے یہ جو طریقہ ہے کہ "حدیث کے احکام کی روایت" اس میں سارے ائمہؒ خوشہ چیں ہیں۔

ایک واقعہ

ایک دن ایک آدمی میرے پاس آیا۔ **حقیقۃ الفقہ** نامی کتاب اس کے ہاتھ میں تھی۔ کہتا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے کوئی کتاب بھی نہیں لکھی۔ میں نے کہا کہ امام شافعیؒ نے امام ابوحنیفہؒ سے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر کتابیں پڑھی ہیں کیا وہ بغیر لکھے پڑھی گئیں؟ وہ (امام شافعیؒ) فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اتنی کتابیں لیں کہ ایک اونٹ اس بوجھ کو اٹھا کر لایا تھا (شذرات الذہب...... ج ۱ ص ۳۲۳) اور پڑھنے کے بعد وہ (امام شافعیؒ) ریمارکس کیا دیتے ہیں؟:

من ارادا ان یتبحر فی الفقہ فھو عیال علی ابی حنیفۃ

(تاریخ بغداد...... ج ۱۳، ص ۳۳۶)

اور (مزید) فرماتے ہیں کہ اگر دین میں سمجھ پیدا کرنی ہے تو امام ابوحنیفہ کو "اباجی" ماننا پڑے گا[1]۔

(۱)...... ہمارے حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارہ میں امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

☆...... **من اراد ان یعرف الفقہ فلیلزم ابا حنیفۃ واصحابہ فان الناس کلھم عیال علیہ فی الفقہ۔**

(تاریخ بغداد...... ج ۱۳ ص ۳۳۶، مناقب موفق...... ج ۲ ص ۳۱)

☆...... **کان ابو حنیفۃ و قولہ فی الفقہ مسلماً لہ فیہ۔** (الانتقاء...... ص ۱۳۵)

ترجمہ: سیدنا امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول فقہ میں مسلم ہے۔ (محمد ظفر حنفی عفی عنہ)

فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کا کوئی شریک نہیں ہے

قیامت تک آنے والی (سب) ان کی نسل ہیں اور وہ فقہ میں سب کی اصل ہیں (سبحان اللہ) تو سیدنا امام اعظمؒ کا اس بارے میں کوئی شریک آج تک پیدا ہی نہیں ہوا...... رہی اسانید...... تو اس میں بھی بہت بڑے بڑے مجتہدین و محدثین گزرے ہیں۔ لیکن امام صاحبؒ کی "مسانید" سترہ محدثین نے جمع فرمائی ہیں اور کم از کم میرے علم میں یہ بات رہی کہ کسی اور محدث کی مسانید اتنے محدثین نے جمع نہیں کیں۔ اور پھر اس اعتبار سے محدثین میں یہ بات بھی ہوتی ہے کہ کسی کی سند "عالی" ہے اور کسی کی سند "نازل" ہے۔

جتنے واسطے کم ہوں گے (راوی اور) اللہ کے نبی پاک ﷺ کے درمیان تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ سند عالی ہے۔

☆...... چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ۲۲ احادیث ایسی ہیں جن کو "ثلاثیات" کہا جاتا ہے[1]۔ یعنی جس حدیث میں تین واسطے ہوں (یعنی تبع تابعیؒ، تابعیؒ، اور صحابیؓ) اور یہ اعلیٰ ترین روایت سمجھی جاتی ہے۔

☆...... ابن ماجہ میں پانچ احادیث ایسی ہیں جنہیں "ثلاثیات" کہا جاتا ہے۔

☆...... ترمذی میں صرف ایک حدیث ثلاثی ہے۔

☆...... ابوداؤد شریف میں بھی صرف ایک "ثلاثی حدیث" ہے۔

(۱)...... جن میں سے گیارہ روایات حضرت مکی ابن ابراہیمؒ سے، چھ حضرت امام ابو عاصم النبیلؒ سے، تین محمد بن عبداللہ الانصاریؒ سے، ایک خلاد بن یحییٰ الکوفی سے اور ایک عصام بن خالد الحمصی سے مروی ہیں...... ان میں حضرت مکی بن ابراہیمؒ اور ابو عاصم النبیلؒ دونوں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مایہ ناز شاگرد اور شرکاء تدوین فقہ حنفی ہیں (دیکھئے علی الترتیب الجواہر...... ج ۱ ص ۲۶۵ و مناقب موفق...... ج ۲ ص ۲۰۳) ان دونوں بزرگوں کا شمار سیدنا امام بخاری رحمہ اللہ کے شیوخ میں ہوتا ہے۔ تیسرے بزرگ حضرت محمد بن عبداللہ الانصاریؒ بھی امام اعظم رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ اس لحاظ سے گویا بخاری شریف کی بیس ثلاثیات کے راوی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد اور حنفی ہوئے۔ (محمد ظفر حنفی عفی عنہ)

امام اعظمؒ رؤیت و روایت دونوں اعتبار سے تابعی ہیں

یہاں بھی سوچنے کی بات یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کی ''وحدانیات'' بھی موجود ہیں کہ جو صرف ایک واسطہ (صحابیؓ) سے براہ راست امام صاحبؒ نے روایت کی ہیں۔ امام دار قطنیؒ جو امام شافعیؒ کے مقلد ہیں' ان سے پہلے کسی نے بھی امام ابوحنیفہؒ کی ''روایت حدیث'' کا انکار نہیں کیا۔ تابعیت کا انکار تو وہ (امام دار قطنیؒ) بھی نہیں کر سکے' فرماتے ہیں کہ صرف رؤیت کے اعتبار سے امام صاحبؒ تابعی ہیں......

لیکن ہم کہتے ہیں کہ ''رؤیت'' کے اعتبار سے بھی امام صاحب تابعیؒ ہیں اور ''روایت'' کے اعتبار سے بھی تابعی ہیں۔ اور ''ثنائیات'' میں تو امام صاحبؒ کی روایات بہت زیادہ ہیں۔

(الف) ابوحنیفہ عن نافع عن ابن عمرؓ (ب) ابوحنیفہ عن عطاء عن ابی ہریرۃؓ (وغیرہ) مسند امام اعظمؒ اور کتاب الآثار میں دیکھ لیں کہ اتنی ''ثنائیات'' ہیں کہ صرف دو واسطے ہیں۔ جبکہ ''صحاح ستہ'' میں تو ایک بھی ''ثنائی حدیث'' موجود نہیں ہے۔

امام اعظمؒ کی مردم شناس نظر

اور آپ کی نادر ترین احادیث ''ثنائیات'' ہیں۔ پھر امام بخاریؒ نے جو ''ثلاثیات'' لی ہیں ان میں سے اکثر ''ثلاثیات'' مکی بن ابراہیمؒ سے لی ہیں' جو ۱۲۶ھ میں بلخ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۰ھ میں تجارت کی غرض سے کوفہ پہنچے۔ سیدنا امام اعظمؒ کی مردم شناس نظر نے جب ان کو تجارت کرتے دیکھا تو بلایا اور فرمایا کہ اس (تجارت) سے زیادہ ایک اور اہم کام ہے جو دنیا اور دین دونوں میں آپ کو چمکا دے گا۔

امام اعظمؒ کی توہین کرنے والا بڑا بے وقوف ہے

چنانچہ مکی بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ اب میں ہر نماز کے بعد اور جب بھی کسی مجلس میں امام صاحبؒ کا ذکر آتا ہے تو میں ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ

تعالیٰ نے مجھے اس مقام (و مرتبہ) پر امام صاحبؒ کی برکت سے پہنچایا ہے۔ اور جب وہ امام صاحبؒ کی سند سے کوئی حدیث روایت کرتے ہیں' ایک دن حدیث سنا رہے تھے تو ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور کہا: حدثنا عن ابن جریج کہ ہمیں ابن جریجؒ کی احادیث سنائیں نہ کہ امام ابوحنیفہؒ کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ بس یہاں سے نکل جا۔ سفہاء (بے وقوف' گستاخ) پر حدیث بیان کرنا ہمارے نزدیک حرام ہے اور جو امام ابوحنیفہؒ کی احادیث نہیں سنتا' اس سے بڑا بے وقوف دنیا میں کوئی نہیں۔ اس کو نکال دیا اور اس کے بعد امام صاحبؒ کی احادیث لکھائیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں نے جتنے اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا:

امام ابوحنیفة اعلم اهل زمانه

(تاریخ بغداد......ج ۱۳ ص ۳۴۵، مناقب ذہبی......ص ۱۹)

سیدنا امام اعظمؒ اور حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ

یعنی امام ابوحنیفہؒ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے حنفی تھے۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ میں آتے ہیں۔ وہ جب بھی حدیث پاک کا درس دیتے' حدیث سناتے' اس کے بعد ''قال ابوحنیفۃ'' کہہ کر وہ احکام سناتے جو امام صاحبؒ نے احادیث سے استنباط فرمائے تھے۔ ایک دن ایک شخص کہنے لگا کہ ہمیں ''قال رسول اللہ'' لکھوایا کریں۔ ''قال ابوحنیفۃ'' نہ لکھوائیں۔ تو انہوں نے فرمایا یہاں سے نکل جا! یاد رکھنا: لاتقولو ارأی ابوحنیفة (کبھی یہ نہ کہنا کہ یہ ابوحنیفہ کی رائے ہے) ولکن قولوا تفسیر الحدیث (مناقب موفق......ج ۲ ص ۵۱) (بلکہ یہ کہا کرو کہ یہ حدیث کی تفسیر ہے)۔ اللہ کے نبی کے ارشادات کی تشریح ہے۔

صحیح بخاری میں ۳۴ بڑے ائمہ احناف کی روایات ہیں

امام وکیع بن جراحؒ جو امام صاحبؒ کے شیوخ میں سے ہیں' تقریباً چونتیس بڑے بڑے حنفیہ کے امام ہیں جن سے لی گئی روایات ''صحیح بخاری شریف'' میں موجود